



كُتِبَ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبْرَكًا

(یہ) کتاب	ہم نے اتارا ہے اس کو	آپ کی طرف	برکت والی ہے
کتاب کی جمع کُتِبَ	أَنْزَلْنَا	إِلَى	اردو کے الفاظ: عید مبارک، شادی مبارک، کامیابی مبارک
	اتارا ہم نے	طرف	آپ کی

- ◀ یہ قرآن اللہ کی کتاب ہے جس کو اللہ نے آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے اتارا ہے۔
- ◀ برکت کے معنی ہیں نعمت کا ملنا، قائم رہنا، اور بڑھتے رہنا یعنی زیادہ ہوتے رہنا۔ یہ وہ زیادتی یا مدد ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی لیکن ہم اس کو محسوس کر سکتے ہیں۔
- ◀ اس قرآن کی برکت کا یہ عالم ہے کہ جس رات یہ اترا، صرف اس کے اترنے سے وہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہو گئی تو سوچئے کہ خود قرآن کتنی برکت والا ہوگا۔ جس مہینہ میں اترا، وہ مہینہ سب سے افضل ہو گیا، جس رسول پر اترا وہ سب سے افضل رسول بن گئے، جس شہر میں اترا، وہ بہترین اور امن والا شہر بن گیا، اس کتاب نے دنیا کی تاریخ کو بدل دیا۔ جن لوگوں کے درمیان اترا، ان کی زندگیاں بدل گئیں (صحابہ رضی اللہ عنہم) وہ صرف 100 سال کے اندر دنیا کے سو پر پاؤں بن گئے اور علم و اخلاق کے ماڈل بن گئے۔ اور پورے ایک ہزار سال تک یعنی تقریباً اس وقت تک جب تک مسلمان کچھ حد تک ہی سہی، قرآن سے جڑے رہے، تو علم اور عمل کے میدان میں ساری دنیا والوں سے آگے ہی رہے۔
- ◀ ہمیں خوش ہو کر اللہ سے کہنا چاہیے کہ اے اللہ! آپ کا بہت بہت شکریہ! آپ کتنے اچھے ہیں، کتنے مہربان ہیں کہ آپ نے ہمارے لیے برکت والی کتاب نازل کی۔
- ◀ نعمت کا بہترین استعمال اس سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اس لیے ہم کو چاہیے کہ ہم قرآن کو خوب پڑھیں، سمجھیں، غور کریں، یاد کریں، پھیلائیں۔
- ◀ کتاب برکت والی ہے مگر کس لیے نازل کیا؟ آگے آرہا ہے۔ یعنی برکت حاصل کرنا ہے تو یہ دونوں کام کرنا ہے۔

لِيَذَّبُرُوا إِلَيْهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ

تاکہ وہ غور کریں	اس کی آیات پر	اور تاکہ نصیحت پکڑیں	عقل والے۔ (سورہ ص: 29)
لِيَذَّبُرُوا	آیات	وَلِيَتَذَكَّرَ	أُولُوا، أُولَى
تاکہ وہ غور کریں	آیات	تاکہ نصیحت پکڑیں	عقل والے
			لُبُّ جَمْعِ الْأَلْبَابِ: عَقْلٌ

◀ آیت کے دو معنی ہیں: قرآن کی آیت، نشانی۔ آیت کی جمع آیات ہے۔

◀ قرآن کو دو اہم مقصد (کام) کے لیے اتارا گیا ہے۔ (1) غور و فکر کرنا، (2) نصیحت حاصل کرنا۔

◦ غور و فکر کرنا: جس طرح سائنس اور حساب کی کتاب کو بار بار غور سے پڑھتے ہیں، اخبار کی طرح نہیں! غور و فکر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کتاب کی عظمت کو سمجھیں کہ یہ کتاب اس کائنات کے عظیم الشان رب نے بھیجا ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا، اور جس کی کائنات اتنی وسیع ہے کہ صرف ہماری کہکشاں کے باہر جانے کے لیے ہم کو لائٹ کی رفتار سے (3 لاکھ کیلو میٹر فی سکنڈ) 1 ایک لاکھ سال لگیں گے۔ اس نے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے جبرئیل علیہ السلام جیسے زبردست فرشتے کے ذریعے اس کائنات کے سب سے عظیم الشان انسان یعنی حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا۔

◦ نصیحت حاصل کرنا: قرآن میں جو باتیں بتائی گئی ہیں اس پر عمل کرنا ہی نصیحت حاصل کرنا ہے۔ مثلاً اگر آپ کسی بچے سے کہیں کہ امتحان کی تیاری کرو ورنہ فیل ہو جاؤ گے۔ اگر وہ تیاری کرتا ہے تو گویا اس نے نصیحت حاصل کی۔ یعنی اس نے آپ کی بات پر عمل کیا۔

قرآن سے ہمارا تعلق:

① **راست Direct:** قرآن اللہ کی کتاب ہے یا اللہ کا کلام ہے۔ اس میں اللہ ہم سے مخاطب ہوتا ہے۔ یہ کوئی بے جان کتاب نہیں۔ یہ زندہ کتاب ہے، اس لیے کہ جب ہم قرآن پڑھتے ہیں یا سنتے ہیں تو یقیناً اللہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ ہم اس کے کلام کو سن کر یا پڑھ کر کیا کرتے ہیں، کیا ارادے کرتے ہیں یا پھر کچھ پرواہ بھی نہیں کرتے کہ اللہ نے کیا کہا ہے۔ ہم پورے اخلاص سے پڑھیں تو وہ ہمیں ہدایت کے راستے سمجھاتا ہے۔

② **شخصی Personal:** جو آیت بھی ہم پڑھیں یا سنیں، اس میں یہ دیکھنا چاہیے کہ اس میں ہمارے لیے کیا پیغام اور رہنمائی ہے۔ اس طرح نہیں کہ فلاں آیت کافروں کے لیے، فلاں مشرکوں کے لیے، فلاں منافقوں کے لیے، اور فلاں مدینے کے مسلمانوں کے لیے۔

③ **طے شدہ Planned:** دنیا کی ہر چیز تقدیر کے تحت ہے۔ دانے دانے پہ لکھا ہے کھانے والے کا نام! تو ہم کہیں گے: آیت آیت پر لکھا ہے سننے والے کا نام، پڑھنے والے کا نام۔ اگر آج آپ نے فجر میں سورہ واقعہ سنی یا پڑھی تو یہ آپ کی قسمت میں آپ کی پیدائش سے پہلے لکھ دی گئی تھی کہ فلاں تاریخ کو فجر میں آپ کو یہ آیات سنائی جائیں گی!

④ **متعلق Relevant:** قرآن تذکیر ہے، یاد دہانی ہے۔ اگر آج اللہ نے مجھے آخرت کے بارے میں بتایا تو مجھے یہ درخواست کرنا چاہیے کہ اے اللہ! آپ نے مجھے آج یہ کیوں سنائی؟ ضرور آج میرا آخرت کا عقیدہ کمزور رہا ہوگا اس لیے اللہ نے میری تربیت کی خاطر یہ آیات سنائی ہے۔

تذکر کرنے کا ایک بالکل سادہ طریقہ: یہ ایک عام آدمی کے لیے ہے ورنہ اس کے علاوہ بھی کئی چیزیں کی جاسکتی ہیں۔

- ① مطالعہ: قرآن کی آیات کو سمجھ کر بار بار پڑھیے اور ان آیات کی مختصر تشریح یا تفسیر کا غور سے مطالعہ کیجیے۔
- ② تصور کا استعمال کیجیے تاکہ غور کرنے میں مدد ملے۔ مثلاً زمین و آسمان کا ذکر ہو تو ان کے پھیلاؤ کا تصور کیجیے، رب العالمین کا ذکر ہو تو مختلف جہانوں اور ان میں بے شمار مخلوقات کا تصور کیجیے۔
- ③ احساس: الرحمن الرحیم کا ذکر ہو تو خوشی کا احساس کیجیے، المغضوب علیہم کا ذکر ہو تو ڈر کے احساس کے ساتھ پڑھیے۔

تَذَكُّرٌ يَعْنِي نَصِيحَتٌ حَاصِلٌ كَرْنًا - تذکر کا سادہ طریقہ یہ ہے:

① دعا: قرآن کی جو آیتیں آپ نے پڑھی ہیں ان کو اپنی زندگی میں لانے کے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ مثلاً اے اللہ! مجھے قرآن میں تدبیر کی توفیق دے۔

② احتساب: جو دعا آپ نے کی ہے کیا آپ وہ کام کر رہے ہیں یا نہیں؟ اگر کر رہے ہوں تو اللہ کا شکر ادا کیجیے۔ مثلاً یہ چیک کیجیے کہ میں نے گزرے ہوئے کل یا پچھلے ہفتے کتنا وقت تدبیر میں لگایا؟ اگر لگایا ہو تو الحمد للہ، نہیں تو استغفر اللہ۔

③ پلان: اگر وہ کام نہیں کر رہے ہوں تو اس کا پلان بنائیے۔ مثلاً میں تدبیر کے لیے روزانہ کتنا وقت دوں گا۔ اس طرح کے کئی کام ہو سکتے ہیں مثلاً، اللہ سے تعلق، رسول ﷺ کی اتباع، آخرت کی یاد، ذکر، عبادات، اخلاق، معاملات اور دعوت، تبلیغ، ٹیم ورک، اجتماعیت وغیرہ۔ البتہ جہاں فقہی معاملات یا مسلمانوں کے مسائل آئیں وہاں پر علماء کرام سے پوچھ لیجیے۔

تبلیغ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

201

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً.

پہونچادو	میری طرف سے	اگرچہ	ایک ہی آیت ہو۔
----------	-------------	-------	----------------

(بخاری: 3461)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی جو بھی بات ہم پڑھ رہے ہیں اسے دوسروں تک محبت اور حکمت کے ساتھ بہترین انداز میں پہنچانا ہے۔ اس میں اپنا وقت، پیسہ اور صلاحیت کو لگانا ہے اور جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں، ان کی مدد کرنا ہے۔ قرآن سے ہمارے تعلق، تدبیر و تذکر اور تبلیغ کے نکات کو آسانی سے یاد رکھنے کے لیے اس کو نیچے ایک لوگو کی شکل میں پیش کیا گیا ہے، اور اسی لوگو کو ہر سبق کے شروع میں بھی دیا گیا ہے۔

نوٹ: ہر آیت یا ذکر پر تدبیر اور تذکر کرنے کے لیے اسی لوگو کو اس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے

- ہر آیت کا غور سے مطالعہ کریں گے، تصور کا استعمال کریں گے اور احساس کے ساتھ پڑھیں گے۔
- آیت کے مضمون کے حساب سے اللہ سے دعا کریں گے، اور پھر اس دعا کی روشنی میں خود کے گزرے ہوئے دنوں کا محاسبہ کریں گے، اور اگلے دنوں کا پلان بنائیں گے۔
- جو ہم نے سیکھا ہے اسے دوسروں تک پہنچائیں گے تاکہ ہم اپنی ذمہ داری پوری کر سکیں اور ان کی نیکی کا ثواب ہم کو بھی ملے۔

اس طرح کی آیات کی روشنی میں علماء کرام نے قرآن کے یہ حقوق بیان کیے ہیں: ایمان رکھنا، پڑھنا، سمجھنا، عمل کرنا، پھیلانا، وغیرہ۔

